

توراة موسوی

میں

آنحضرت صلعم کے بارہ میں بین بشارت

مُصَنَّفًا

مولانا عبدالحق صاحب ودیارتھی

شائع کردہ

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

www.abdulhaq.info/books

تعداد ۲۰۰۰

طبع اوّل

توراة موسوی میں

آنحضرت صلعم کے بارہ میں بتین بشارتیں

پادری ڈبلیو گولڈ سیک صاحب کے کتابچہ ”آنحضرت محمد صفا اور کتاب مقدس“

کاشانی جواب

اس کتابچہ میں پادری صاحب نے دعویٰ کیا ہے کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم لکھے پڑھے شخص نہ تھے البتہ لکھے پڑھے یہود اور سبھی لوگوں نے آپ کو یہ یقین دلایا کہ یہود و نصاریٰ جس نئی موعود کے منتظر ہیں وہ بنی آپ ہی ہیں اور آپ کی آمد کی پیشگوئی کتاب مقدس میں پائی جاتی ہے چنانچہ اہل اسلام کتاب استثناء باب ۱ آیات ۵ تا ۲۱۔ اس کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ جہاں یوں لکھا ہے :-

”خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا تم اس کی سنتنا۔ میں ان کے لئے انہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور“

جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی ان سے کہیگا اور جو کوئی میری ان تمام
 باتوں کو جسکو وہ میرا جمل لیکر کہے گا نہ سنیگا تو میں اسکا حساب ان سے لوں گا۔

پادری صاحب کے خیال میں جس آیتوں کے لیے نبی کا ذکر ہے وہ حضرت موسیٰ
 کے بھائیوں یعنی بنی اسرائیل میں سے ہوگا اور مسلمانوں کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ
 وہ بنی اسرائیل کے بھائیوں یعنی بنی اسمعیل میں سے ہوگا
 نیز بنی اسمعیل بنی اسرائیل کے بھائی نہیں بلکہ یہ غیر یہود میں چنانچہ بھائیوں
 کا لفظ اسی کتاب استثناء میں انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے دیکھو
 اشتہار ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵ اور ۱۵: ۱۲- اور اجارہ ۲۵: ۲۶- اس کے بعد
 پادری صاحب جن کو صحیح نے لوگوں کے قصور و معاف کرنے کی تعلیم دی ہے
 لکھتے ہیں کہ مسلم مناظرین کی یہ غلطی اور یہی قابل عقوبت نہیں کیونکہ قرآن مجید
 میں بھائی کا لفظ اسی قوم کے خرد کے لئے استعمال ہوا ہے جیسا کہ
 فرمایا والی مدین احیاءم شعیباً (۸۴: ۷) اور مدین کی طرف ان
 کے بھائی شعیب کو اس لئے پادری صاحب اپنے اس کتابچے میں مسلمانوں
 کو کبھی گورائے تعصب کے ترکیب - کبھی ابتدائی زمانہ کے تو مسلم یہود اور
 نصاریٰ کو دھوکہ بانڈا اور انحضرت صلعم کو مسازاٹھ دھوکا خوردہ لکھتے ہیں
 (۱) پادری صاحب موصوف اور ان کے ہم مشرب دوسرے پادری صاحبان
 جو بد قسمتی سے اپنے آپ کو لکھے پڑھے کچھ بیٹھے ہیں ان کو چند

روٹی کے بھوکے ذیعیسا یوں نے دھوکہ برہے رکھا ہے کہ وہ بائبل اور قرآن کو جانتے ہیں امر واقعہ یہ ہے کہ قرآن مجید تو ایک طرف یہ لوگ بائبل کو بھی سمجھنے کی قابلیت نہیں رکھتے بنیاب سچ نے چند ٹھیلوں کے پھیلوں کو آدمیوں کے پھیڑے بنا نے اور ان کو بارہ تخت عطا کرنے کے وعدہ سے پٹے نیچے لگا لیا تھا بعد میں انہیں یہ معلوم ہوا کہ وہ معمولی باتوں کو جو استاد انہیں پڑھانا تھا سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتے تو بارہوں سے دو کو شیطان کا خطاب دے دیا۔ ہمارے سامنے بھی یہی مشکل ہے کہ ان پھیلوں کو سمجھائیں تو کیسے سمجھائیں کہ جنہوں نے اپنے استاد کی باتوں کو ہمیشہ اٹا سمجھا جناب سچ ان پر ہمارے ہزاروں سلام ہوں عمر پھر ان پھیلوں کی کج فہمی پر نالسا ہے وہ روحانی روٹی کی بات کرتے تو میٹ کے بندے آئے کی روٹی بچھے۔

(۳)۔ اور پھر کفارہ کے مراب نے ان کی عقل پر ایسا پردہ ڈال رکھا ہے کہ وہ گناہ کو گناہ سمجھتے ہی نہیں کیونکہ ان کا ہر گناہ کفارہ کی بدولت بیشتر سے ہی معاف ہو چکا ہوا ہے۔ تھوٹ فریب اور دھوکا دہی کا ڈر اسے ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ ان گناہوں کی سزا سننے کی مگر بڑے سے بڑا گناہ کر کے بھی یاد دہی یہ یقین رکھتا ہے کہ ادھر گناہ ہوا اور فوراً

یسوع مسیح کا خون اسے بہا لے گیا۔ یہی حمالک امریکہ اور یورپ میں
 بولنگاہ اور بدیلوں کا طوفان برپا ہے۔ وہ کفارہ مسیح کے کھلے لاشٹس کا
 نتیجہ ہے۔ دنیا کے کسی انسان کی سمجھ میں یہ بات آئے یا نہ آئے
 گناہ تو اب ہو رہے ہیں مگر مسیح کا خون... ۲۰ سال پہلے ہی کیسے بہا
 گیا مگر پادری صاحب کا ایمان ٹخنہ بہے کہ خواہ وہ کتنا بڑا جھوٹ بولیں
 لوگوں کو دبوکہ دے کہ ان کا ایمان ہنسیا لیں انہیں کوئی نثرانہ بیگی -
 (۳) اس عقیدہ کی بنا پر ہے کہ مسیح نہ صرف خدا بلکہ اس سے بڑھکر خدا کا
 بیٹا ہے۔ بڑھکر اس لئے کہ باپ میں ہمیشہ سے عدل کی نیت ہے
 بیٹے میں رحم کی صفت ہے یہ ظاہر ہے کہ انصاف کا منصف
 رحم کی خوبی سے کمتر درجہ پر ہے۔ رحم کی بڑھیا صفت بیٹے میں
 ہے اور انصاف کا پابندی باپ کے لئے ہے۔ ان دونوں
 میں فرق یہ بھی ہے کہ بیٹے کا رحم سچی دوستوں کے لئے مخصوص ہے
 اور باپ کا تو غیر مسیحی لوگوں کے لئے خاص ہے گویا مزادینا
 باپ کا کام ہے اور پیار و محبت کے پتھارے مسیح کا طرہ امتیاز
 ہے۔ مزید برآں یہ بھی تو سوچو کہ پادری صاحبان کا محبوب جملہ
 GOD IS LOVE خدا محبت ہے، ان کے عقیدہ کی
 بنا پر صرف خداوند مسیح کی تعریف ہے کیونکہ باپ کا کام غیر مسیحی

لوگوں کو بہت کم میں جھونکنا ہے جس کی آگ کبھی نہ بجھے گی۔ جہاں
 ابد الابد کیلئے روانت بیسنا ہو گا۔ مگر بیٹے کی محبت اپنی بھیروں کو
 ہمیشہ ہمیشہ گود میں اٹھائے پھرے گی۔ یہ یاد رہے کہ اگر باپ میں
 رحم اور محبت کی صفت ہوتی تو بیٹے کی قطعاً ضرورت پیش نہ آتی۔

(۴) ارنے سے ارنے ارنے کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ انسان انسان

ہے اور خدا خدا ایک مخلوق ہے دوسرا حالتی ان دونوں

میں تبادلاً نہیں ہو سکتا اور تہ مساوات ہو سکتی ہے مگر جناب سچ

موجودہ عیسائیوں کے خیال میں آدمی انسان ہیں اور آدمی خدا

ماں کی طرف سے وہ انسان ہیں اور باپ کی طرف سے تین

صفتوں میں منقسم ہیں۔ سب نامہ کے اعتبار سے وہ یوسف کے

بیٹے اور ابن داؤد ہو کر تخت داؤد کے وہ وارث ہیں جو نوبی صمت

سے انہیں ہمیں ملا۔ پیدائش کے لحاظ سے وہ روح القدس کا

فیضان ہیں مگر برائے نام خدا کا بیٹا کہلاتے ہیں یعنی سچ ابن

مریم۔ ولد روح القدس۔ سرنام (Suz name) ہے باپ

کا اکلوتا بیٹا۔

کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

(۵) درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ قیمت اگر یا در ہوتی تو وہ

داؤد کے تخت کے وارث ہوتے اور دنیا دیکھ لیتی کہ وہ واقعی
ابن داؤد ہیں مگر یہ ورثہ انہیں نہ ملا اس لئے ہمیں شک کا حق حاصل
ہے کہ وہ ابن داؤد نہ تھے۔ یہ عذر کتنا غلط ہے کہ مسیح کی
بادشاہت اس دنیا کی نہ تھی (یعنی مبیالی تھی) داؤد کا تخت جس کا
دارت سلیمان ہوا اور دہرچام نے اسے کھو دیا وہ اسی دنیا پر تھا
ما تھی دانت کا تخت جس پر سونا مڑھا گیا تھا اس کی چھڑیڑھیاں اور
ہریرھی پر ایک ایک شیر تھا (سلاطین اول باب ۱۰-آیت ۲۰)۔
آہ اس تخت کی بجائے کانٹوں کا تاج تھا جو جناب مسیح کے سر پر
پہنایا گیا۔ چیلو یہ نہ سمجھی آپ روح القدس کا فیضان ہیں جس سے آپ
کی ماں حاملہ ہوئی مگر یہ مسٹر لوگ اس (روح القدس) صرف نیاست
کے دھنی ہیں اور وہ بھی جو خدا نے فرما دیا اسے آگے پہنچا دیا۔
بیٹا لینا دینا ان کا کام نہیں۔ ورنہ ابن اللہ کی بجائے ان کا نام ابن
لوگس ہوتا۔ رلا ان کا ابن اللہ ہوتا۔ پدرم سلطان پو کہنے والے
دنیا میں بہت ہوئے مگر جو شخص مرے باپ کا وارث نہ ہو سکا
وہ ہمیشہ زندہ جی و قیوم خدا کا وارث کیسے ہو سکتا ہے۔ ایتہ
ع دل کے پہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے
مگر کہتے ہیں خدا نے اپنا سارا اختیار بیٹے کو سونپ دیا (متی ۱۱:۲۵)

اس کا ثبوت بکار ہے جو کہیں نظر نہیں آتا۔ اس دنیا میں تو کوئی کام آپ نے کر کے نہیں دکھایا۔ رہے معجزات وہ تو اڑھٹے یاٹل جھوٹے ہی بھی دکھانے لے رہے اور یہ کتنا بڑا معجزہ ہے کہ اس سے بڑھ کر معجزہ خیال میں نہیں آسکتا کہ لوگوں نے خدا کے بیٹے کو پکڑ کر صلیب پر لٹکا دیا۔ ان لوگوں کے قابو لگنا باپ بھی آجاتا تو اسے بھی تین لکڑیوں پر تین تیرہ کر شیتے۔ مگر سچی دوستو جناب مسیح کے ان الفاظ پر نہ اٹراؤ کہ اسے خدا نے اپنا سارا اختیار سونپ دیا دیکھا خود رہنا نہ ہو کہ بے اختیار ہو گیا؟ خدا وہ ہے جسے کوئی اختیار سونپتا نہیں۔ خدا کی ساری صفات ذاتی ہوتی ہیں نہ کسی کی موہبت اور عطا۔ یہ کیسا خدا ہے جس کے پاس اپنا کچھ نہیں اور اس کی خدائی دوسرے کی موہبت اور بخشش ہے اور وہ اپنے طور پر محتاج محض ہے۔

(۶) اب سونو جناب مسیح کی پیدائش کی کہانی۔

ایک تھا بڑھی جس کا نام تھا یوسف۔ اور ایک عورت تھی جس کا نام تھا مریم۔ ان دونوں کی باہم منگنی ہو گئی۔ خدا کا کہنا دونوں کے اکٹھا آنے سے پیشتر مریم حاملہ پائی گئی اور اس کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جو مسیح کہلایا۔ اس کہانی سے ظاہر ہے کہ یوسف

ہرگز ہرگز یسوع کا باپ نہیں۔ از روئے شریعت یہود وہ یوسف
 کی جائداد لکھایا اس کے نام کا وارث نہیں۔ نہ کوئی دیندار یہودی اس
 سے بات کر سکتا ہے نہ وہ بیت المقدس میں داخل ہونے کا
 مجاز ہے تم کہتے رہو یہ روح القدس کا فیضان ہے مگر توراہ کیا
 کسی اہامی صحیفہ میں ایسی استثنائی واقعہ موجود نہیں جس سے اس کو
 یوسف کا بیٹا قرار دیا جاسکے۔ وہ اسرائیلی نہیں کہلا سکتا کیونکہ
 اسرائیلی وہ ہے جس کے ماں باپ دونوں اسرائیلی ہوں۔ کوئی
 اسرائیلی اپنے بھائیوں کے سوا کسی عورت سے شادی نہیں
 کر سکتا۔ جناب مسیح کو اسرائیلی بنانے کے لئے یوسف کا ایک
 فرضی رشتہ جوڑا گیا مگر انجیل نے نہایت صفائی کے ساتھ بتا دیا کہ
 دونوں (میان بیوی) کے اکٹھے آنے سے پیشتر مریم حاملہ پائی
 گئی۔ اس میں پیشتر کا لفظ یسوع کا تعلق یوسف سے توڑ دیتا ہے،
 اور جناب مسیح کا بنی اسرائیلی ہونا غلط ثابت ہوتا ہے۔ پادری
 گڈ لڈ سیک کے کتابچہ پر کچھ لکھنے سے پیشتر اس قدر لکھنا ضروری تھا۔

توراہ موسوی میں نسیل موسیٰ کی پیش گوئی

(۷) قل ارايتھوان كان من عند الله و كفرتم به

و شهد شاهدان من بنی اسرائیل علی امتلہ فامن
 داستکبر نمران اللہ لا یهدی القوم الظالمین
 (۱۰۰:۲۶) کہو کیا تم نے اس کے انجام پر غور کیا اگر یہ اللہ
 تعالیٰ کی طرف سے ہوا اور تم اس کا انکار کرتے ہو
 حالانکہ بنی اسرائیل میں سے ایک شاہد عظیم نے اپنی مثل ایک
 نبی کے آنے کی گواہی دی وہ تو ایمان لایا مگر تم انکار کرتے
 ہو اللہ ظالم قوم کو کبھی کامیابی عطا نہیں کرتا۔“

قرآن کریم کی اس آیت میں نہایت صفائی کے ساتھ بتا دیا گیا ہے
 کہ جناب موسیٰ نے اپنے نبیل کے آنے کی پیشگوئی کی تھی
 اس کے مصداق محمد صلعم ہیں یہ سورۃ کی ہے جب ابھی یہود و نصاریٰ
 کے مسلمان ہونے کا وجود نہ تھا، ان لوگوں کے ساتھ واسطہ رسول
 صلعم کو مدینہ میں پڑا۔ اس پیشگوئی کو قرآن مجید نے پہلے مکہ میں
 بیان کیا اور بعد مدینہ میں لکھے پڑھے یہود و نصاریٰ نے
 اس کی تائید کی کہ واقعی یہ پیشگوئی توراہ میں موجود ہے۔ اگر یہ
 سورۃ مدنی ہوتی تو شاید پادری صاحب کا وہم کچھ وزن رکھتا کہ آپ
 کو لکھے پڑھے یہودی وسیحی نو مسلمین نے اس پیشگوئی کی خبر دی
 ہوگی۔ محمد رسول اللہ صلعم دنیا کے تمام انبیاء میں ایک تاریخی نبی ہے

جناب مسیح کی تاریخ پیدائش ماہ پیدائش سنہ پیدائش سب کچھ غلط ثابت ہو چکا ہے دیکھا آپ نے کہ پادری صاحب کا جھوٹ کہ لکھے پڑھے تو مسلم یہود و مسیحی لوگوں نے آپ کو پیشگوئی سنا کہ وہو کا دے دیا تاریخ کی روشنی میں کتنا غلط ثابت ہوا۔ آنحضرت صلعم نے اس پیشگوئی کا ذکر اسوقت کیا جب تو مسلمانوں کا کہیں وجود نہ تھا۔ آیت مذکورہ الاحقاقات کی ہے جو مسلمہ طور پر یہ مکتی ہے اور قرآن مجید کا یہ دعویٰ کہ کتاب مسیح ثابت ہوا ان اللہ لایہدی القوم الظالمین۔ یہ ظالم قوم اپنے کسی دعویٰ میں جو محمد صلعم کے خلاف کرے گی ہرگز کامیاب نہ ہوگی۔ کیا یہ پیشگوئی بھی لکھے پڑھے یہود و مسیحی تو مسلمانوں نے محمد صلعم کو سکھادی تھی کہ قیامت تک جو مسیحی اسلام اور محمد صلعم کے خلاف کوئی اعتراض کرے گا تاریخ کی روشنی بزم خود پڑھے لکھے ایسے مسیحی کا منہ کالا ثابت کر دیگی۔

اس پیشگوئی کے متعلق یہود اب کیا کہتے ہیں

(۸)۔ اس پیشگوئی کا تعلق دو قوموں کے ساتھ ہے ایک یہودی اور دوسرے مسیحی۔ یہود اب کہنے لگے ہیں کہ استثنائاً کی ان

آیات میں کسی خاص شخص کے متعلق پیش گوئی نہیں بلکہ ہر نبی پر محمدؐ کے بعد آیا وہ اس کا مصداق ہے اور وہ میری مانند ایک نبی مبعوث کرے گا" کے بعد خطوط و حدانی کے اندر "ہر پست میں" کے الفاظ زیادہ کرنے لگے ہیں اس پرانی عادت پر چلتے ہوئے جس کا ذکر قرآن مجید نے ان الفاظ میں کیا ہے یحرفون الکلم عن مواضعہ کہ وہ بات کو اس کے اصل مقام سے اپنی طرف سے کچھ ملا کر بدل دیتے ہیں۔ اس یہودی تخریفات کا جواب یہ ہے کہ جناب موسیٰ سے ۹۰۰ سال بعد عورالبتی نے اسی پیش گوئی کے متعلق لکھا ہے :-

"اب تک بتی اسرائیل میں موسیٰ کی مانند کوئی نبی نہیں اٹھا جس سے خداداد بدو آشنائی کرتا" (استثناء ۳: ۱۵)

عورالبتی کے الفاظ نے اس امر کی تائید کر دی ہے کہ ۹۰۰ برس تک بتی اسرائیل میں موسیٰ کی مانند کوئی نبی نہیں آیا۔ گویا اس پیش گوئی کو از سر نو پھر تازہ اور واضح کر دیا اگر یہودی تخریفات درست ہوتی تو عذرا کو لکھنا چاہیے تھا کہ دیکھو موسیٰ کی مانند ہر پست میں نبی ہوتے رہے اور اس وقت تک اتنے نبی اچکے ہیں۔

(۹) جس طرح عذرا نبی نے ۹۰۰ برس بعد اس پیشگوئی کی تصدیق کر دی اسی طرح ۲۰۰۰ برس بعد جناب مسیح کے زمانہ میں یوحنا سے جب یہ سوال ہوا کہ تو کون ہے؟ اور اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں تب انہوں نے اس سے پوچھا تو اور کون؟ کیا تو ایسا ہے اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ پس آیا تو وہ نبی ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں (یوحنا ۱۲: ۲۱) انجیل کے اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے وہ نبی کا انتظار اس وقت بھی موجود تھا اور وہ نبی نہ مسیح ہے اور نہ ایسا کس ہے اور اس وہ نبی یوحنا کی انجیل کا حوالہ استثناء ۱۸: ۱۵-۱۸ کا دیا گیا ہے یعنی اس جگہ بھی وہ نبی سے مراد موسیٰ کی پیشگوئی والا موسیٰ کی مانند نبی ہے اور وہ مسیح کے علاوہ ایک شخصیت ہے۔

پس ان اللہ لا یهدی القوم الظالمین کی تصدیق کرتے ہوئے پادری صاحب کی اپنی انجیل نے کبھی سیاہی کا دوسرا کوٹ پادری صاحب کے منہ پر پھیر دیا جو کہ رانہ تعصب کیوجہ سے استثناء کی پیشگوئی کا مصداق مسیح کو قرار دیتے ہیں۔

(۱۰) جناب مسیح کے ۳۳ برس بعد ان کے ایک لاد لے جواری جسے پہلے زمین و آسمان کی چابیاں دے دی گئیں۔ معلوم نہیں یہ چابیاں

یعنی زمین و آسمان کا سارا اختیار خود اباپ نے دیا تھا کہ
 بیٹے کو دے دیا اب بیٹے نے چند دنوں کے بعد ہی ادا اس
 بڑے پطرس کے کیوں سپرد کر دیا؟ اور یہ چاہیاں عنایت کرنے
 کے بعد آپ نے اسی پطرس کو شیطان کا خطاب دے دیا۔
 اسی لئے پادری صاحب اپنے مضمون میں آگے چل کر اس دنیا کا سردار
 شیطان کو قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ اس دنیا کے زمین آسمان کا اختیار
 اب شیطان کے سپرد ہے اللہ اکبر یہ پادریوں کا مذہب کہاں
 سے چلا اور کہاں جا پہنچا؟

خیر یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔ اسی پطرس صاحب نے جسے
 زمین آسمان کا اختیار جناب مسیح نے دے دیا اس پیشگوئی کے
 متعلق اس کا فیصلہ سُنو وہ لکھتے ہیں:۔ پس تو یہ کرو اور متوجہ ہو
 کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں (یعنی یہ سراسر غلط اور افتراء ہے
 کہ مسیح کے صلیب پانے سے کہ جس کا ایک قطرہ بھی زمین
 پر نہیں گرا) جو فرضی خون کا دریا بہا وہ تمام عیسائی دنیا کے ان گنت
 گناہوں کو بہا کر لے گیا تو یہ سے گناہ معاف ہوتے ہیں نہ کفارہ
 سے) تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آپس (مسیح آکر
 اپنا خون بہا کہ چلا گیا مگر تازگی بخش ایام ابھی آنے باقی ہیں) اور

یوسف مسیح کو پھر بھیجے جس کی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے
 ہوئی رجب پہلی آمد پر وہ کچھ نہ کر سکے تو پھر آکر کیا کریں گے؟
 قیاس کن زگلتان من بہار مرا

صبر و رپے کہ آسمان سے لئے رہے اس وقت تک کہ سب
 چیزیں جن کا ذکر خداوند نے اپنے سب پاک نبیوں کی زبان سے
 شروع کیا اپنی حالت پڑاویں کیونکہ موسیٰ نے باپ دادوں سے
 کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے
 لئے ایک بنی میری مانند اٹھادے گا جو کچھ وہ نہیں کہے اس
 کی سب ستوا اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اس نبی کی نہ سے وہ قوم میں
 نیست کیا جائے گا۔ (اعمال ۳: ۹ تا ۲۳)

پیٹرس کا یہ وعظ بتی اسرائیل کو ہے

- ۱۔ تازگی بخش ایام ابھی آئے والے ہیں۔
- ۲۔ وہ وعدہ جو تمام ایتبار نے دیا پورا کرنے والا ہے۔
- ۳۔ آسمان ابھی وہ دن نہیں لایا۔
- ۴۔ اس وقت تک نہیں لائے گا جب تک سارے نشانات
 جو پہلے سے بتائے گئے پورے نہ ہو جائیں۔

کاموٹے کی مانند ہی ابھی آنے والا ہے حالانکہ مسیح آکر چلا بھی گیا۔

و۔ اے بنی اسرائیل وہ تمہارے بھائیوں میں سے آئے گا۔
 تا۔ وہ موسیٰ کی مانند ہی ہوگا نہ خدا نہ خدا کا بیٹا ہوگا۔
 س۔ وہ صاحب شریعت ہوگا نہ شریعت کو مسخ کرنے اور لعنت کہنے والا۔

ط۔ وہ توبہ سے گناہ معاف ہونے کی تعلیم دیگا نہ کفارہ سے۔
 ح۔ جو اس کی نہیں سنے گا وہ نیست و نابود کیا جائے گا ایک ایسا نشان جو دنیا کے کسی اور نبی کی زندگی میں پورا نہیں ہوا۔ نہ سننے والے نیست و نابود ہو گئے۔ سننے والے مہمان ہو گئے۔

ز۔ یہ کب ہوگا جیسے دوبارہ آئے گا۔ مسیح کا دوبارہ آنا بلکہ ابنیلا کا دوبارہ آنا محمد رسول اللہ صلعم کا آنا ہے جس نے نہ صرف مسیح کی کفار کے اعتراضات سے بریت کی بلکہ آپ کی تعلیم اور تمام انبیاء کی اصل تعلیم اور ان کی صداقتوں کو پاک صاف کر کے زندہ کیا۔

(۱۰) پطرس کے اس الفاظ سے روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے کہ مسیح کی بعثت پر یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی بلکہ آئندہ ہوگی۔

- (۱۱) مسیحی پادریوں کے لئے ناقابل حل سوال یہ ہے کہ مسیح تو آکر چلا گیا یہ پیشگوئی ان کی آمد سے کیوں پوری نہیں ہوئی۔
- (۱۲) جس طرح ایلیا کا دوبارہ آنا یوحنا کا آنا تھا جیسا کہ مسیح نے خود فیصلہ دیا کہ یوحنا کی تجویز پر یونکی وجہ سے ایلیا ہے۔ ایسے ہی محمد صلیم کا آنا تمام انبیاء کی تجویز اور صفات پر آتا ہے کچھ خوبیاں مہم دارندہ تو تہنہ داری کے وہ مصداق ہیں۔
- (۱۳) مسیح کے آنے پر حسب قول پطرس وہ سارے نشانات جو انبیاء نے موجود کے بتائے تھے پورے نہ ہوئے اس لئے خدا تعالیٰ نے اسے نہ بھیجا سارے نشانات پورے ہو جانے پر وہ آگیا۔
- (۱۴) پطرس کے محولہ بالا الفاظ سے ظاہر ہے کہ یہ پیشگوئی نہ صرف موسیٰ کی بلکہ تمام انبیاء کی زبانی دہرائی گئی تھی اس کا ہی اسرائیل میں سے ہونا ضروری نہیں۔

توراة موسوی میں پیشگوئی کے اصل الفاظ

۱۶۔ اصل الفاظ سے ہماری مراد وہ عبری الفاظ ہیں جو اس وقت عبرتی نسخہ میں پائے جاتے ہیں تو یہ کہ وہ اصل وحی الہی جو موسیٰ پر ہوئی تھی۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ حضرت موسیٰ نے کوئی وحی مکتوبی سوائے احکام عشرہ کی دو الواح کے اپنے پیچھے نہیں پھولی

موجودہ اسفارِ خمسہ بائبل کی پہلی پانچ کتابیں عذرا نبی کی تالیف ہیں جو لوگوں کی زبانی روایات سے ۹۰۰ برس بعد موسیٰؑ کے جمع کی گئیں تاہم ابن الفاظ کی عزت کرتے ہوئے ہم اس پر بحث کرنے کے لئے مجبور ہیں لیکن دوسری وقت یہ ہے کہ عبرانی توراہ کے نسخہ مسودہ میں اعراب اس وقت لگائے گئے یہاں مسلمانوں کی بحث یہودی علماء سے اس پیش گوئی پر شروع ہو چکی تھی اور یہودی علماء نے حسب عادت اس کتاب میں حسب عادت اعراب کے بدل سے تحریف کر دی بہر حال ہم اس پیش گوئی پر بحث کے لئے تیار ہیں پیش گوئی کے اصل الفاظ یوں ہیں :—

ناجی مقربیننا ما صینخا کامونی یا قیملیخا یھو وہ
 ایلو یچنخا الاتشما عون ویومر لھو وہ ایلائی
 ہیطیوا اشرد بر ناجی اقیمل لھم مقرب
 اخیھم کامو خا وفتنی ذیبارا بفیسٹو ود بر
 ایھم اشرا دت کل اصوتوا۔

لفظی ترجمہ :—

خداوند تیرا خدا ایک ہی تیرے اقربا تیرے بھائیوں میں سے
 ایسا جیسا کہ میں خود ہوں تیرے لئے مسوت کرے گا

سے مایوس اور کہا خدا نے مجھے انہوں (بنی اسرائیل) نے جو جی چاہا مجھے کہا۔ ایک نبی میں مبعوث کروں گا انکے لئے اُن کے بھائیوں میں سے تیری مانند اور ڈالوں گا اپنی مہی اس کے منہ میں اور کہے گا ان کو وہ سب کچھ جو میں اسے حکم دوں گا۔“

اس پیش گوئی کا حاصل یہ ہے۔

(۱۷)۔ یہ پیش گوئی آئندہ آنے والے کے متعلق ہے یہ اس میں استقبال کے صیغوں سے ظاہر ہے۔

(۱۸) پیش گوئی آنے والے نبی کے متعلق ہے خدا اور خدا کے فرضی بیٹے کے متعلق نہیں۔

(۱۹)۔ وہ بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہو گا کیونکہ اس میں ساری قوم بنی اسرائیل مخاطب ہے اور کہا خدا نے مجھے انہوں (بنی اسرائیل) نے جو جی چاہا (

(۲۰) مقررہ بجائے۔ یہ لفظ مرکب ہے من۔ قرب اور خا سے۔ قرب ایک ایسا لفظ ہے جو اعراب کے اول بدل سے مختلف معانی رکھتا ہے اس کے معنی قریب یعنی NEAR بھی ہیں۔ مترباتی اور کسی چیز کے درمیانی حصہ انتزاعیوں وغیرہ پر بھی لونا جاتا ہے۔ اور

ایک عقلمند سوچ سکتا ہے کہ جب تمہارے بھائیوں میں سے کہا
 دیا گیا تو پھر مقررین کا کہنے کی ضرورت کیا رہی اسی لئے پطرس نے
 اسے پھوٹا دیا ہے۔

(۲) اس پیش گوئی کا تعلق درحقیقت اس وعدہ کے ساتھ ہے جو
 ابراہیم سے اللہ تعالیٰ نے کیا ابراہیم کی قریب ترین اولاد وہ ہے
 جو عنقائڈ میں اور اعمال میں حضرت ابراہیم کے قریب ہے چنانچہ
 قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

ان اولی الناس بابراہیم للذین اتبعوا وھذا
 النبی والذین امنوا واللہ ولی المؤمنین (۶،۸۳)
 بے شک ابراہیم سے قریب ترین وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس
 کی پیروی کی اور یہ نبی اور وہ جو ایمان لائے ہیں اولاد اللہ
 تعالیٰ (یعنی دارینیں) وہ ایمانداروں کا ولی ہے۔

خداوند عالم حیم کے اعتبار سے قیصد نہیں کرتا بلکہ ایمان اور اعمال
 کی بنا پر کرتا ہے اس لئے ابراہیم سے قریب تر وہ لوگ ہیں جو
 عنقائڈ اور عمل کے لحاظ سے ابراہیم کے دین پر ہیں اسی طرح موسیٰ
 کے بھائی وہ نہیں جو برائے نام ہی اسرائیل کہلاتے ہیں بلکہ وہ ہیں
 جو دین کے رشتہ سے اس کے بھائی ہیں اور انہی میں سے موسیٰ

نبی ہونا ضروری ہے۔

(۲۱) یہودیوں کے عقیدہ کی رو سے آسمانی نبی ملائکہ کی نبی ہے اور مسلمان مسیح کو نبی اسرائیل کا آخری نبی تسلیم کرتے ہیں اب جبکہ نبوت نبی اسرائیل سے ختم ہو چکی اور جناب مسیح کی دعا سے نبی اسرائیل میں نبوت کا درخت (دبئیخ) بڑھے سے سوکھ گیا۔ اب یہ تانکتان بقول مسیح ان باغباؤں کے سپرد کیا جائے گا جو وقت پر اس کا پھل مالک کو دیں گے۔ اس لئے مسیح ہرگز اس پیش گوئی کے مصداق نہیں جب تک کہ

۱۔ مسیح کا باپ یہ تسلیم کیا جائے۔

۲۔ اور اس باپ کو اسرائیلی ثابت کیا جائے۔

۳۔ مسیح کو خدا کا بیٹا کہنے کی بجائے اسے نبی کہا جائے۔

۴۔ مسیح کو خدائے واحد پر ایمان لانے والا یقین کیا جائے

جیسا کہ ابراہیم کا عقیدہ تھا۔

۵۔ تثلیث کا ڈھکوسلہ باپ۔ بیٹا۔ روح القدس تین خدا کو

مشرکانہ اصول سمجھا جائے۔

۶۔ یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ مسیح صلیب پر ہرگز فوت نہیں

ہوئے کیونکہ صلیبی موت از روئے بائبل جھوٹے نبی کا نشان ہے۔

سنا۔ توراہ موسیٰ میں لکھا ہے اگر کوئی نبی یا خواب میں نشان یا
 معجزے دکھائے اور بات واقعہ کے مطابق ہو پھر مجبوزہ
 دکھانے والا نبی ایسے معبودوں کی طرف بلائے گئے جنہیں تم نے
 نہیں جانا تو اس کے کہنے پر کان مت دھرو کیونکہ وہ آزمائش ہے
 اور ایسا نبی قتل کیا جائے گا۔“

اس سے یقین پائیں ثابت ہیں :-

(۱) جھوٹا نبی قتل کیا جائے گا

(۲) جھوٹے اور کاذب نبی معجزات دکھا سکتے ہیں۔
 (۳) بنی اسرائیل جن معبودوں کو نہیں جانتے اگر ان کی طرف کوئی بلا
 تو وہ جھوٹا نبی ہے اور اس کی شناخت یہ ہے کہ ایسا نبی قتل
 کیا جائے گا۔

(۲۲) اب ظاہر ہے کہ باب بیٹا اور روح القدس بنی اسرائیل کے
 جانے ہوئے خدا نہیں اور یہ غیر معبود ہیں جن کی طرف پوری
 لوگ دعوت دیتے ہیں اور اس عقیدہ کا بانی جناب مسیح کو قرار دیتے
 ہیں اس لئے مسیح اس پیشگوئی کا مصداق نہیں۔

(۲۳)۔ خدا کا مجسم ہونا یہ بھی بنی اسرائیل کا عقیدہ نہیں۔

(۲۴) سب سے بڑھ کر ظلم یہ ہے کہ وہ جناب مسیح کا توحیداً اللہ و صلیب

پر قوت ہو جانا یا قتل ہو جانا مانتے اور منواتے ہیں اذروٹے
 کتاب مقدس یہ سزا نہایت خوفناک ہے اور یہ سزا سچے سچے نبی
 کو نہیں مل سکتی سچے نبی کو اللہ تعالیٰ اس کیلئے موت سے بچا لیتا ہے
 اسمعیلی اسرائیلیوں کے بھائی ہیں

(۲۵) پادری ڈبلیو گولڈسٹیک کا زور اس بات پر ہے کہ اسمعیلی ہرگز
 اسرائیلیوں کے بھائی نہیں اسرائیلیوں کے بھائی صرف اسرائیلی ہیں
 زیر بحث آیت میں لفظ بائیمما مرکب ہے ب + ا ح + حا غیر لانی
 ا ح عربی ا ح کا مترادف ہے۔ عربی اور غیر لانی دونوں زبانوں
 میں یہ ۶ چھ قسم کے بھائیوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
 ۱۔ حقیقی بھائی ماں اور باپ دونوں کی طرف سے یا صرف ایک
 جانب سے ہو۔

جاء۔ قریبی رشتہ دار کے لئے چنانچہ عبری لغت میں لکھا ہے۔۔

*Is a personification of a group
 of Tribes who were regarded
 as a near Kinsmen of the
 Israelites*

چنانچہ پیدائش ۱۳: ۸ میں ابراہیم اور لوط کو بھائی لکھا ہے حالانکہ وہ چچا بھتیجا تھے۔

سہ - دو آدمیوں میں مماثلت کے اعتبار سے

Brother of resemblance.

۵ - وطن بھائی
Brother by nature and habitation

۶ - نسل اور پیشہ کے اعتبار سے
Brother of the same faith.

۷ - منہ بولے بھائی
Brother by adoption

(۲۶) پس پادری صاحب کا یہ کہنا کہ بھائی صرف ایک ہی ماں باپ کے بیٹے کہلاتے ہیں غلط فہم ہے خود مسیح کے حواری ایک دوسرے کو بھائی کہتے تھے حالانکہ وہ ایک ہی ماں باپ کی اولاد نہ تھے مئی ۱۳: ۸ میں لکھا ہے :-

”تمہارا استاد ایک ہے یعنی مسیح اور تم سب بھائی ہو“
امید ہے کہ پادری صاحبان کا اپنے لکھے پڑھے ہوتے کا غرور ان حواریات کو پڑھ کر سر سے نکل کر ان کے چہرہ پر سیاہی کا تیسرا کوٹ پھیر دے گا۔

اسرائیلی اسمعیلی دونوں بھائی بھائی - مزید ثبوت

۲۷۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق دونوں غیر قوموں میں شادی کرنے کے خلاف تھے مگر یعقوب کے بھائی عیسو نے حضرت اسمعیلؑ کی بیٹی سے شادی کی (پیدائش ۲۸: ۹ - اور ۲۷: ۲) جس سے یہ ظاہر ہے کہ وہ ان کو اپنے بھائی سمجھتے تھے۔ اس سے پڑھ کر ایک سوالہ سنو :-

” حضرت داؤدؑ کی بھتیجی سے ایک اسمعیلی نے شادی کی“

(اول تواریخ ۲: ۱۷)

یہ آپس کی شادیاں ظاہر کرتی ہیں کہ اسرائیلی اسمعیلی بھائی بھائی تھے۔ (۲۸)۔ اگر اس قدر حوالجات سے تسلی نہ ہوئی ہو تو خدا کے فرشتے کی گواہی سنو جناب ہاجرہ کو خدا کا فرشتہ خطاب کر کے کہتا ہے :-

” میں تیری اولاد کو بہت بڑھاؤنگا کہ وہ کثرت سے گئی تہ جائے اور خدا کے فرشتے نے اسے کہا تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جسے گی اس کا نام اسمعیل رکھنا کہ خداوند نے تیرا دکھ سن لیا اور وہ باویہ نشین (عرب) ہوگا اس کا ہاتھ سب کے اول سب کے ہاتھ اس کے خلاف ہوں گے اور وہ اپنے

سب بھائیوں کے سامنے بود و باش کر لیا۔ (پیدائش ۱۶:۱۲)

خدا کا یہ کلام صرف باجرہ سے ہوا ایسا کلام سارہ سے نہیں ہوا
 خداوند نے اس کا دکھ سن لیا کہ وہ شاہِ مصر کی بیٹی ہو کر بنی اسرائیل
 سے ستائی گئی اسے اور اس کی اولاد کو علاموں کے الفاظ سے
 یاد کیا گیا یہ دکھ تھا جس سے نکال کر ایک آزاد ملک میں اسے
 آباد کیا گیا اور اسرائیل کے بیٹوں نے اپنے بھائی یوسف
 کو اسمعیلیوں کے ہاتھ ۲۰ روپے پونجیا اور اس غرور کو جو
 اسرائیلیوں کے سر میں تھا توڑ کر باجرہ پر لگائے گئے الزام کا
 جواب پیدا کر دیا۔

(۲۹) ذراۃ موسوی کی ایک اور گواہی سنو:۔

"یہ اسمعیل کے بیٹے ہیں اور ان کے نام ان کی بیٹیوں اور قلعوں
 میں یہ ہیں اور یہ اپنی امتوں کے بارہ رئیس تھے اور اسمعیل
 کی حیات کے برس ۱۳۷ تھے اور وہ جان بحق تسلیم ہوا
 اور مر گیا اور اپنے لوگوں میں جا ملا اور حویلہ سے تئوڑ تک
 مصر کے سامنے اس راہ میں ہے جس سے اشور کو جاتے
 ہیں بستے تھے ان کا قطعہ زمین سب بھائیوں کے سامنے
 پڑا تھا۔" (پیدائش ۲۵:۱۸)

آنحضرتِ مسلم کے موئے سے و جوماتِ مماثلت

(۳۰) اب صرف ایک ہی سوال کا جواب باقی رہ گیا ہے کہ آنحضرتِ صلعم اور موئے میں وجوماتِ مماثلت کیا ہیں؟ یہ کہنا مسیح نے چالیس روز سے رکھے جس میں شیطان نے مسیح کو آرمایا اور موئے نے بھی روز سے رکھے۔ مسیح نے معجزات دکھائے اور موئے نے بھی معجزات دکھائے مگر آپؐ چکے ہیں کہ استثناء (۱:۱۳) کی بنا پر جھوٹے نبی بھی معجزات دکھا سکتے ہیں اس لئے مماثلت کی حقیقت انہی باتوں میں سب سے پہلے کھانا ضروری ہے جن کا ذکر تو دیش گوئی کے اندر موجود ہے اس کے علاوہ سینکڑوں باتیں مماثلت کی دونوں انبیاء میں ہو کر ہیں وہ صرف تاثیرات کہلا سکتی ہیں مگر بشارتِ شیعہ والے نے جو نشانات اپنے تیل کے بتائے ہیں ان کا ثبوت دینا سب سے مقدم ہے۔

(۳۱) دونوں کا ایک ہی باپ ہونے کی وجہ سے بھائی بھائی ہوتا یہ ہم دکھا چکے ہیں کہ بنی اسرائیل اور بنی اسمعیل بھائی بھائی ہیں چنانچہ قرآن شریف نے خود یہ دعویٰ کیا ہے کہ حضرت ابراہیم دونوں کے باپ ہیں۔ فرمایا:۔

”وجاهدوا فی اللہ حق جہادہ ہو اجتہاد کو وما
 جعل علیکم فی الدین من حرج صلتہ ابراہیم
 ابراہیم ہو ستمکرم المسلمین من قبل وحق
 ہذا (۷۸:۲۲) اللہ کی راہ میں کوشش کرو جو کوشش کرنے
 کا حق ہے اس نے تمہیں چن لیا ہے اور دین کے معاملہ میں تم
 پر کوئی تنگی نہیں رکھی تمہارے باپ ابراہیم کا مذہب اُس نے
 تمہارا نام پہلے سے اور اس قرآن میں مسلم رکھا۔“

اس میں پہلے تو یہ بتایا کہ ابراہیم تمہارا باپ ہے ایک ہی باپ ہونے
 کے لحاظ سے اور اس پیشگوئی کی جڑ اور اصل ہونے کے لحاظ
 سے ابراہیم تمہارا باپ ہے اور اسرائیلی و اعلیٰ ذوالوں بھائی
 بھائی ہیں مگر یہ جہالت ایک ادنیٰ جہالت ہے اعلیٰ جہالت
 ابراہیم کا مذہب اور تمہارا مذہب ایک ہونے کی ہے۔ توحید
 خداوندی کو ماننے کے رشتہ سے دونوں مسلم ہیں ان سب کو
 اللہ تعالیٰ نے مبلغین توحید ہونے کی وجہ سے چن لیا ہے
 پس یہ دونوں جسمانی رشتہ کے اعتبار سے بھائی بھائی نہیں بلکہ
 اپنے ایمان کے لحاظ سے خدا تے دونوں کو چن کر بھائی بھائی
 بنا دیا۔ پھر اس سے بڑھ کر فرمایا: ان اولی الناس بابراہیم

لِلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالسَّبِيحُ وَالسَّبِيحُ وَالسَّبِيحُ (۳۱:۳۷)
 بے شک ابراہیم سے قریب تو لوگ وہ ہیں جنہوں نے اس
 کی پیروی کی (خواہ اسرائیلی تھے یا سبیلی) اور یہ تیری اور وہ جو
 ایمان لائے بلحاظ مسلم اور محمد ہونے کے ابراہیم کے بہت زیادہ
 قریب ہیں۔ مسیح نے اگر تثلیث باپ بیٹا اور روح القدس تین
 خداؤں کی تعلیم دی تو وہ وحدتہ رہا اور ابراہیم اور موسیٰ سے
 اس کی مماثلت نہ رہی اور نہ وہ بھائی کہلانے کا عقدار رہا۔
 کیونکہ مماثلت روح اور عقیدہ کے لحاظ سے ہوتی ہے نہ صرف
 جسمانی اعتبار سے۔

مماثلت دوم موسیٰ سانہی

(۳۱) قرآن مجید نے فرمایا: - اَنَا ارسلنا اليك رسولا تا كما ارسلنا
 الى قرون رسولا (۱۵: ۷۳) ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا
 جیسے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔ اس میں سرداران قریش کو فرعون ہر
 سے مماثلت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چنانچہ پیشگوئی میں ہے
 ”مجھ سانہی“ یعنی موسیٰ جیسا تھی۔ یہ کہدینا شاید آسان ہو مگر نتیجہ
 کے لحاظ سے یہ دعویٰ ناممکن تھا کیونکہ موسیٰ فرعون کے

مقابلہ میں کامیاب ہوئے اور فرعون اور اس کے لشکر
 ہلاک ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل
 سردارانِ قریش ہلاک ہوئے مگر ان کے لشکرِ مسلمان ہو گئے
 یہ گویا مو سے علیہ السلام سے بڑھ کر پونے کا ثبوت ہے
 مرنے فرعون کی طرف رسول تھے۔ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم سب سے پہلے قریش کی طرف رسول تھے۔ جوئی
 کا پیغام توحید کا پیغام تھا اور ان کے دل میں شرک سے
 نفرت تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام توحید الہی کا پیغام اور
 شرک سے نفرت اس آیت سے ظاہر ہے:-

”لَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ
 وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرَّ الْجِبَالُ
 هَدًا إِنْ دَعَا لِلرَّحْمَنِ وَلِذَا

(۹۱-۹۰:۱۹۱)

قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور
 زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گہ
 جائیں کہ وہ خدا کے لئے بیٹے کا ادا کرتے ہیں
 بیٹائی الحقیقت باپ کے لئے موت کا وارنٹ سے ہم

آگے ہیں تم ہمارے لئے جگہ خالی کروا کر باپ تے ہمیشہ
خود زندہ رہتا ہو تو بیٹے کی ضرورت قطعاً نہیں، اور اگر
باپ بوڑھا ہو کر سارا اختیار بیٹے کو سونپ دیتا ہے تو
سارا نظام عالم تباہ و برباد ہو جائے گا کیونکہ باپ بوڑھا
ہو گیا تو بیٹا بھی ضرور بوڑھا ہو گا تو یہ نظام عالم کیسے چلے
گا۔ موسیٰ علیہ السلام بھی فرماتے ہیں اور قرآن کے
دریاد میں فرماتے ہیں :-

رَبَّنَا الَّذِي اَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ

ثُمَّ هَدَىٰ - ہمارا رب وہ ہے جس

نے ہر جس کو پیدا کیا پھر اسے ہدایت

(قانون) عطا کیا۔

میں اگر توحید کے قائل نہیں تو وہ تیل موسیٰ نہیں ہو سکتے۔

ہم تانت سوم خدا کا کلام اسکے منہ میں الا جا بیگا

(۳۳) قرآن مجید میں ہے :-

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اِنْ هُوَ

اِلَّا وحيٌ يُّوحىٰ (۵۳: ۲-۴) یہ نبی

اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتا بلکہ اس کے
 منہ میں اللہ تعالیٰ کے ڈالے ہوئے
 الفاظ ہیں۔“

یہی کہ خدا تھا تو اس کے منہ میں اپنے الفاظ ہوں گے نہ
 کہ خدا کے۔ بغیر صفت تکلم وہ گونگا خدا ہوگا۔ کلام کے لحاظ
 سے موسیٰ پر وقت کے تقاضا کے مطابق مکمل شریعت نازل
 ہوئی اور آنحضرت صلعم پر قیامت تک کے لئے شریعت
 نازل ہوئی۔ اگر مسیح نے شریعت کو منسوخ کیا اور لعنت قرار دیا
 تو موسیٰ سے ساری نہ ہوا بلکہ دشمن موسیٰ سے ہوا۔

مماثلت پہاڑم پو کچھ خدا سے فرمائے گا وہ سب کہے گا

(۳۳) جس طرح موسیٰ نے خود اپنی وحی کو الواح پر لکھ کر بنی
 اسرائیل کے سپرد کر دیا اور اپنی زندگی کے آخری دنوں
 میں بنی اسرائیل کو کہا:-

”اپنے فرقوں کے سارے بزرگوں اور منصبداروں
 کو چھپ پاس جمع کرو تا کہ میں یہ باتیں انکے
 کانوں تک پہنچاؤں اور آسمان اور زمین کو

گواہ لاکے اُن پر گواہ کر دوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد تم اپنے تئیں خراب کر دو گے اور اس راہ سے جس کی بابت میں نے تمہیں حکم دیا ہے پھر جاؤ گے۔“
(استثناء: ۳۱: ۲۸ و ۲۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے :-

”يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ

مِن رَّبِّكَ (۶۷: ۵) اے رسول تیرے

رب کی طرف سے جو کچھ تیری طرف اتارا

جاتا ہے وہ سب لوگوں کو پہنچا دے۔“

اس ارشاد کی تعمیل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کل کا کل قرآن مجید لکھوا دیا اور صدقہ حفاظ کو یاد کر دیا اور لوگوں سے اپنے آخری خطبہ حجۃ الوداع میں کل لوگوں کو مخاطب کر کے پوچھا ہل بلغت کیا میں نے تمہیں قرآن پہنچا دیا؟ فقال الناس اللهم نحمد۔ لوگوں نے کہا بے شک آپ نے پہنچا دیا۔ چونکہ یہ پیغام موسیٰ کے پیغام کی نسبت کامل اور دائمی تھا اس لئے حضور نے اس کے پہنچانے

میں بھی کمال کر دیا کہ ممانا کلام اللہ حضور نے لکھوا دیا اور صدقہ
 حفاظ کو بھی یاد کر دیا اور دنیا میں یہ ایک ہی کتاب ہے جو ایک
 نبی کی زندگی میں لکھی بھی گئی اور یاد بھی کرادی گئی اور مفسران
 کے ہینہ میں ہر سال دنیا کی بے شمار مساجد میں اسی طرح
 دوہرایا جاتا ہے جس طرح پہلے پہل دوہرایا گیا۔ مسیح کا کلام نہ مسیحؑ
 نے خود لکھا نہ لکھوایا نہ محفوظ کیا اور نہ اُس کے حواریوں نے
 اس کی زندگی میں اسے محفوظ کیا۔ بلکہ آپ کے سو دو سو سال
 کے بعد لوگوں کی زبانی روایتوں سے ایک دوسرے کے حوالہ
 چاراماہیل نویں نے اسے لکھا اور ترتیب دیا۔

امر بتجم حوالقول کا سزایاب ہوتا

(۳۴) ”جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کے کہے گا
 نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا“
 (پیدائش ۱۸: ۱۹)

قرآن مجید میں ہے فصحنی فرعون الرسول فاخذناہ
 اخذاً و بیلاً (۱۶: ۴۳) تو فرعون نے رسول کی نافرمانی
 کی سو ہم نے اسے ہلاکت آفرین گرفت سے پکڑا۔ چنانچہ اس

کے لشکر اور وہ خود پانی میں ڈوب کر ہلاک ہو گئے اور
آنحضرت صلعم چونکہ آتش شریعت لٹے تھے اس لئے آپ کے
دشمن آتش جنگ کی نذر ہو گئے ان شانناک ہولاب تو آپ
کے دشمنوں کی جڑ کاٹ دی گئی (۳۱۱۰۸) مسیح بے چارے
خود ہی دشمنوں سے مغلوب ہو گئے دیکھو پیاروں اناجیل کے
آخری ابواب

مماثلت ششم

”وہ نبی بدون حکم خداوندی کچھ کہے گا تو وہ مارا جائے گا۔“
(اشفتاء ۲۰:۱۸)

(۳۵) اس معیار کے متعلق قرآن مجید نے فرمایا ولو تقول علينا
بعض الاقاويل لامننا نمانه باليمين ثم لقطعنا
منه الوتين فما امتكره من احد عنه حاجر ميت۔
(۲۴:۶۶-۶۷) اور اگر وہ ہم پر بعض باتیں افتراء کے طور پر
بنالیتا تو ہم ضرور اسے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے پھر اس کی
رگ بجان کاٹ دیتے تو تم میں سے کوئی ہمیں اس سے روکنے والا نہ
ہوتا۔“ پیشگوئی کے اس حصہ میں اگر وہ نبی خدا کے حکم کے سوا

کچھ خدا کے نام پر کہے گا تو وہ مارا جائے گا۔ اس میں ایک
 زبردست دلیل حضرت محمد صلعم کی صداقت اور وہ نبی ہونے کی
 موجود ہے کیونکہ محمد صلعم کا مقابلہ تلواروں کے ذریعہ کیا گیا اور
 آپ تمام جنگوں کے اندر صحتِ اول میں لڑتے تھے آپ کے
 ہیبت سے صحابہ شہید ہوئے۔ غزوات اور مردوں کو گرفتار
 کر کے دشمنوں نے عذاب دے کر مارا لیکن عین میدان جنگ
 میں تن تہا رہ جانے کے باوجود بھی کوئی آپ کو نہ مار سکا۔ بلکہ
 کے اندر یہود و نصاریٰ کی جمعیت کافی تھی۔ اور وہ آپ کے
 دشمن قریش کے سے ساز باز رکھتے اور ریشہ دوانیاں کرتے تھے
 مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کی بیشکوں کے اس
 حصہ کی بنا پر انجیلی مسیح کے متعلق کیا کہا جائے کہ جسے صرف
 ۳ سال تک دعوے کرنے کے بعد ان کے دشمنوں کے غلبہ
 اور دوستوں کی کمزوری کی وجہ سے ظالمانہ طور پر صلیب دیا گیا۔

حماقتِ مقہورہ۔ وہ نبی تو حید کا مبلغ ہوگا

(۱۱) وہ نبی جو ایسا گستاخی کرے کہ کوئی بات جو میرے نام
 سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا یا اول

معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے“
(الاستثناء ۱۸: ۲۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰؑ سے دونوں اللہ تعالیٰ کی توحید کے لئے غیورہ حقہ پرستی پرستی اور غیر معبودوں کی پوجا سے یکسر سیزا رہتے جناب موسیٰ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

”میرے حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہ ہوئے تو اپنے لئے تراشی ہوئی مورت یا کسی پیمانہ کی صورت جو اوپر آسمان پر یا پتھری زمین پر پانی میں سے مت بنا تو انہیں سجدہ نہ کرنا ان کی بندگی نہ کیونکہ میں خداوند

تیرا خدا غیور خدا ہوں۔“ (الاستثناء ۵: ۴-۹)

اسی کی مثل آنحضرت صلعم کو حکم ہوتا ہے :-

”واعبدوا اللہ ولا تشركوا به شيئا ان اللہ لا یخفر ان یشرك به ویخفر ما دون ذالک لمن یشاء ومن یشرك باللہ فقد اختلج شماً عظیماً (۴: ۴۸) شرک کی عبادت کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر و اللہ یقیناً اس جرم کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک

کیا جائے اور اس کے علاوہ مجھے چاہیے بخش
دیتا ہے اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اس
نے بہت ہی بڑا گناہ افتراء کیا“

دوسری جگہ فرمایا:-

” لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا
للذی خلقھن ان کنتم ایّاہ
تعبدون (۳۷:۲۱) نہ سورج کو سجدہ کرو نہ
چاند کو، اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا
کیا اگر تم اسی کے پرستار ہو۔“

مماثلت ہتتم

اس کی پیشگوئیاں پوری ہوں گی

(۳۷) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی میں سینکڑوں پیشگوئیاں

ہیں جو آپ کی زندگی میں اور آپ کے بعد پوری ہوئیں

آپ کی کوئی ایسی پیشگوئی نہیں جو پوری نہ ہوئی ہو، پھر

وہ پیشگوئیاں انجیل کی پیشگوئیوں کی طرح معمولی افسطری اور

طبعی حادثات کے متعلق نہیں۔ فتح ایران اور روم۔ انکے

محلات پر قبضہ کی پیشگوئی پیشتر سے کر دی گئی۔ سراقہ کو جو آپ کو قتل کرنے کے لئے آیا آپ نے فرمایا تجھے شہنشاہ کسرے کے لنگن پہنائے جائیں گے۔

اول تو یہ پیشگوئی اسی حالت میں کی گئی جب آپ مکہ چھوڑ کر بے سرو سامانی کی حالت میں ہجرت کر رہے تھے۔ سراقہ کا اتنی دیر زندہ رہنا۔ ایران فتح ہونا اور شہنشاہ کسرے کے محلات پر قبضہ اور پھر اس کے لنگن ہاتھ آنا بظاہر اس وقت ناممکن باتیں تھیں مگر وہ پوری ہو کر رہیں۔

مماثلت نہم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ سے (۳۸)۔ "تو جھوٹے نبی سے مت ڈر" (اشٹنا ۲۲:۱۸)

یہ ظاہر ہے کہ اگر جھوٹے نبی کی خوف دلانے والی باتوں سے نہ ڈرنا چاہیے تو سچے نبی کی سچی باتوں سے ضرور ڈرنا چاہیے کیونکہ وہ جو کچھ کہتا ہے اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ بلکہ خدا کے کہنے سے کہتا ہے اور جن باتوں

سے خدا ڈراتا ہے وہ انسان کے اپنے فائدے کی باتیں
 ہوتی ہیں۔ حضرت موسیٰ نے خدا کی طرف سے نذیر تھے انہوں
 نے فرعون کو اس کے ظلم سے ڈرایا۔ جب فرعون نے
 خدا کی یا توں کی پرواہ نہ کی تو وہ اوہاس کے سارے لشکر
 جن پر فرعون کو ناز تھا خدا کے غضب اشارہ سے غرق ہو گئے۔
 اسی طرح محمد صلعم نے سرداران قریش کو حق کی مخالفت سے
 ڈرایا جس کے نتیجہ میں بڑے بڑے سردار یا تو آتشِ جہنم کی
 نظر ہو گئے یا باقی سب مسلمان ہو گئے۔ اس کامیابی کا سوال
 حصہ بھی مسیح کو نہیں ملا۔ نہ ہی مسیح کے دشمن شرمندہ ہو کر ایمان
 لائے۔ محمد رسول اللہ صلعم کے دشمن با قتل ہوئے یا ان کی
 بدبختی کا سہارا مسلمان ہو گئی۔ جیسا کہ کفار مکہ کا انجام ہوا۔ اسی
 طرح بالآخر ان یہود و نصاریٰ کا انجام ہو گا جو اس وقت محمد
 رسول اللہ صلعم کی مخالفت کر رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ